خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات 27- اگست 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 27 اگست 1998ء 4 جمادی الاول 1419ھ - 27- ظہور 1377 ہش   جلد 48-83 نمبر 187

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا ایک ایسا نسخہ ہے جو سب نسخوں سے بہتر ہے اسے چھپانا بخل ہے

اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو خدا تمہیں فرقان عطا کرے گا

خدا سے وہ فرقان مانگو جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جلسہ جرمنی سے اختتامی خطاب (قسط دوئم)

اہل تقویٰ کو نور کا عطا ہونا

○ حضرت صاحب ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ایک اقتباس کے حوالے سے فرمایا کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی نور عطا کیا جائے گا۔ تمہاری ہر حرکت و سکون میں نور ہو گا اور جن راہوں پہ تم چلو گے وہ نورانی ہو جائیں گی۔ حضور ایدہ اللہ نے آئینہ کمالات اسلام سے حضرت مسیح موعود کا ایک اور ارشاد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں وہ نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں نہیں ہو گا۔ یعنی نور الہام' نور کرامت اور نور اجابت دعا۔ آپ نے فرمایا جن کو نور الہام عطا ہوتا ہے وہ خود نہیں بولتے بلکہ ان کے لئے خدا بولتا ہے۔ جو سچا صاف گو اور سیدھا انسان ہو اس کو دنیا والے پہچان لیتے ہیں ان کو اپنا ولی پن دکھانا نہیں پڑتا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے روح القدس کو بھی نور بیان فرمایا ہے۔ اور آپ کے نزدیک یہ روح القدس حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے غلاموں کو بھی عطا ہوا۔ اور یہ بات واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ کا الفرقان کسی خاص زمانے یا خاص مقام تک محدود نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ نور' روح القدس اور فرقان ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔ ایسے شخص کے کام اور کلام میں تاثیر رکھی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود کے کام اور کلام کی تاثیر آج بھی زندہ ہے۔ آج جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو زبردست کامیابیاں ہماری کوششوں سے حاصل ہو رہی ہیں وہ ہرگز درست نہیں ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میری تدبیر یا کوشش کو حضرت مسیح موعود کے کلمات سے برکت ملتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ اور نور آپ کی دعائیں ہیں جو پھل لا رہی ہیں۔ آج کی تمام کامیابیاں اسی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہیں جس کو دوسرے الفاظ میں فرقان فرمایا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد مندرجہ تتمہ حقیقۃ الوحی کے حوالے سے فرمایا کہ خدا اپنی تائیدات اور نشانوں کو ختم نہیں کر بیٹھا۔ اس کی ذات کی قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جب تک اپنی ذات کو دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اے احمدیو! جو میری بات سن رہے ہو کہ خدا گواہ ہے کہ تم نے دیکھا کہ کس طرح خدا کی نصرت تمہارے شامل حال رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ کے ایک حصے کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے گھر اور دیواروں میں اللہ نے نور بھیجا تا کہ لوگ جان لیں کہ خدا کے نزدیک احمدیوں کا مرتبہ کیا ہے۔ جو بھی قلب سلیم اور صحت نیت کے ساتھ پیروی کرے گا وہ میری تضرعات اور دعا کی برکت سے سب کچھ پا لے گا۔

نور اجابت دعا

○ حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بیماریوں میں کئی بار آپ نے آزمایا کہ محض دعا سے خدا نے فضل کیا۔ حضرت صاحب نے اپنا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی جوتیوں کے طفیل میں نے بھی یہ تجربہ کیا کہ ایسی صورت میں کہ جب دوا مریض تک پہنچنے کا وقت نہ تھا تو میں نے خدا کے حضور دعا کی ایسے وقت میں ایسے مریض کے بارے میں میرے دل میں زلزلہ سا برپا ہوا۔ اور مجھے قبولیت دعا کا وہ یقین میسر آگیا کہ میں نے مریض کے لواحقین کو بتا دیا کہ اطمینان کی نیند سوئیں ناممکن ہے کہ اب آپ کے مریض کو کچھ ہو جائے حضرت صاحب نے فرمایا یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ یہ فیض میں نے حضرت مسیح موعود سے پایا اور اس کے بیان کا مقصد یہ بتانا ہے کہ یہ فیض ماضی میں ہی جاری نہیں تھا اب بھی جاری ہے۔ یہ بات میں نے اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ اپنی عاجزی کے اظہار کے لئے بیان کی ہے۔ اور وہ فرقان جو مسیح موعود نے آنحضرتؐ سے پایا اور میں نے حضرت مسیح موعود سے پایا جو میں نے اپنے تک محدود نہیں رکھا۔ اس میں آپ لوگ بھی کثیر تعداد میں حصہ دار ہیں۔

بعد ازاں حضرت صاحب ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے آپ کے ایسے کئی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جن میں محض دعا سے اللہ نے فضل کیا اور بیماری دور کر دی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا میرا خدا ایسا نسخہ ہے جو سارے نسخوں سے بہتر ہے جو چھپانے کے لائق ہے۔ جس طرح کئی لوگ اپنی قیمتی نسخوں کو چھپاتے ہیں اسی طرح یہ نسخہ بھی ایسا قیمتی ہے کہ چھپانے کے لائق ہے مگر میں نے سمجھا کہ یہ بخل ہے کہ سب سے اعلیٰ نسخے کو بنی نوع انسان پر ظاہر نہ کروں اس لئے اسے ظاہر کرنا پڑا۔

حضرت مسیح موعود نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ کس طرح آپ کو شدید بخار ہوا اور گھر والوں نے یقینی طور پر سمجھ لیا کہ اب میرے زندہ بچنے کی کوئی امید نہیں اور مجھے سورہ یاسین سنانی شروع کی گئی۔ کہ اللہ نے میری دعا کو سن کر مجھے الہاماً دعا بتائی اور بتایا کہ دریا کا پانی جس میں ریت ملی ہو منگوا کر جسم پر لگاؤ۔ چنانچہ ایسا کرنے سے چند منٹوں میں وہ شدید بخار دور ہو گیا۔ یہ دعا یہ تھی

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم
اللھم صل علیٰ محمد وآلِ محمد

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ میں نے خود ہمیشہ آزمایا ہے چنانچہ میں اپنی دعا کا آغاز اسی دعا سے کرتا ہوں۔ لوگ اس دعا کی اہمیت کو سمجھیں یہ حیرت انگیز اعجاز دکھاتی ہے۔

(جاری ہے)

نور دعا

ابتدائی دور نبوت میں جب اسلام کا آہستہ آہستہ نفوذ ہو رہا تھا اور مقابل پر مخالفت درجہ بدرجہ بڑھ رہی تھی ان ایام میں قبیلہ دوس کے ایک معزز رئیس اور شاعر طفیل بن عمرو مکہ آئے اور حضور ﷺ کی تبلیغ سے مشرف باسلام ہو گئے۔ جب یہ واپس اپنے قبیلے کی طرف لوٹے اور انہیں تبلیغ کی تو صرف چند ایک ایمان لائے اور باقی تمام قبیلے نے سخت مخالفت کی۔ چنانچہ یہ اور ان کے کچھ ساتھی حضور ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ دوس قبیلے نے انکار کر دیا ہے۔ اور مخالفت پر آمادہ ہیں آپ ان کے لئے بددعا کریں۔ جب حضور ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو صحابہ نے خیال کیا کہ اب دوس قبیلہ تباہ و برباد ہو جائے گا اور ہرگز نہیں بچے گا۔ مگر دیکھنے والوں نے کیا دیکھا اور سننے والوں نے کیا سنا کہ آنحضور ﷺ بڑے عجز و انکساری سے اپنے آسمانی آقا سے ان الفاظ میں التجا کر رہے ہیں

اَللّٰھُمَّ اَھْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِھِمْ

(بخاری کتاب الجہاد باب الدعا للمشرکین بالھدیٰ)

اے میرے اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت دے دے اور انہیں میرے پاس لے آ۔ چنانچہ کس شان سے یہ دعا پوری ہوئی کہ چند سالوں کے اندر اندر قریباً سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ اور فتح خیبر کے وقت 70 خاندانوں پر مشتمل یہ قبیلہ ایمان کے زیور سے آراستہ ہو کر خوشی خوشی اپنے آقا ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو گیا۔ انہی میں معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

بارش تھم گئی

1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت امام جماعت الاول نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ (رفقاء احمد جلد 8 ص 71 مرتبہ ملک صلاح الدین ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر

نظام وراثت کا ناقابل فراموش پہلو

وسط 1891ء کا واقعہ ہے کہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ لدھیانہ کے محلہ اقبال گنج میں رونق افروز تھے۔ مجلس میں حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی' شہزادہ عبدالمجید صاحب' قاضی خواجہ علی صاحب' مولوی غلام نبی صاحب خوشابی' مولوی نظام الدین صاحب اور دوسرے عشاق بھی حاضر تھے۔ شیخ نور احمد صاحب مہتمم مطبع ریاض ہند امرتسر نے عرض کیا کہ کیا کوئی مردہ زندہ نہیں ہوا؟ حضرت صاحب نے فرمایا:-

"قرآن شریف پر تو ہر ایک مسلمان کا یقین اور ایمان ہے یہ کامل کتاب ہے اور خدا کا کلام ہے۔ اگر کوئی مردہ زندہ ہوا ہوتا یا زندہ ہو سکتا

تو قرآن کریم ورثہ اور ترکہ میں اس کا حق ضرور رکھتا جیسا کہ زندوں کا حق رکھتا ہے۔

قرآن کریم تو حکم دیتا ہے کہ جب کوئی مسلمان مرجائے تو اس کی جائیداد وارثوں میں تقسیم کر دی جائے حتیٰ کہ اس کی بیوی کو بھی حکم اور اجازت ہے کہ عدت گذرنے کے بعد جہاں چاہے نکاح کرے"

پھر فرمایا:-

"بتلاؤ تمہارے شہر میں خان بہادر محمد شاہ صاحب رئیس جو فوت ہو گئے ہیں اگر وہ کسی کی دعا سے زندہ ہو جائیں تو ان کے حق میں قرآن کریم کا کیا فیصلہ ہے؟ اور جائیداد جو ان کے وارثوں میں تقسیم ہو چکی اس میں ان کا کیا حق ہے؟ قرآن مجید نے تو مردہ کا کوئی حق نہیں رکھا اب نعوذ باللہ یا تو قرآنی تعلیم کو ناقص ماننا پڑے گا کہ جس نے موت کے بعد زندہ ہونے والوں کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا

یا پھر یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ جسمانی طور پر مردے کبھی زندہ ہو کر واپس نہیں آسکتے"

(رسالہ نور احمد نمبر 1 صفحہ 14-15 مولفہ شیخ نور احمد صاحب مہتمم ریاض ہند پریس امرتسر طبع دوم پاکستان ٹائمز پریس رتن چند روڈ لاہور اشاعت قریباً 1956ء)

شمع احمدیت کے پروانوں میں شامل ہو گئے

حضرت مولانا حافظ محمد فیض الدین صاحب پاکستان کے مشہور عالم صنعتی شہر سیالکوٹ کے ایک بلند پایہ علمی اور متدین خاندان کے درخشندہ گوہر تھے۔ آپ کے آباء واجداد عرب سے تشریف لائے۔ آپ کے دادا اور والد کی بزرگی اور تقویٰ کا ہر طرف شہرہ تھا اور وہ ایک وسیع حلقہ ارادت رکھتے تھے۔ حضرت مولانا صاحب اپنے والد بزرگوار کے جانشین تھے۔ متعدد نامور شخصیتوں نے آپ سے قرآن مجید پڑھا۔ چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کے بیان کے مطابق خود انہوں نے اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب (صدر جنرل اسمبلی- وجج عدالت انصاف) نے بھی آپ ہی سے یہ اکتساب فیض کیا۔

حضرت مولانا صاحب کے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور میر حامد شاہ صاحب جیسے بزرگوں سے دوستانہ مراسم تھے اور ان سے سلسلہ احمدیہ سے متعلق آپ معلومات حاصل کرتے رہتے تھے۔ مگر علمائے اہلحدیث کی مجالس میں جا کر حضرت بانی سلسلہ پر تنقید کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے کہ اسی دوران حضرت مسیح موعود 1904ء میں سیالکوٹ تشریف لائے۔ حضرت کی تشریف آوری سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بغرض انتظامات پہنچ گئے۔ آپ حضرت حامد شاہ صاحب کے مکان میں فروکش تھے کہ ایک دن حضرت مولوی محمد فیض الدین صاحب آپ کی ملاقات کے لئے آگئے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا۔

"مولوی صاحب اب تو ہدایت کا آفتاب کافی چڑھ گیا ہے آپ عالم دین ہیں۔ آپ کو دیر نہیں کرنی چاہئے اور بیعت کر لینی چاہئے"

ان الفاظ کا بجلی کا سا فوری اثر ہوا۔ فرمانے لگے کہ اب دیر نہ ہو گی اور پھر اولین فرصت میں حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کر لی اور

شمع احمدیت کے پروانوں میں شامل ہو گئے اور ابتلاء کی ہر تیز آندھی میں کوہ استقلال بن گئے۔

(حیات فیض" صفحہ 10 تا 17 مرتبہ مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناشر ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کامٹی کراچی- اشاعت دسمبر 1955ء)

دو قابل رشک وجود

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ' دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

(-) فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ وہ کون ہیں جن پر رشک کرنے کی اجازت ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ ایسے شخص پر بے شک رشک کرو۔ اگرچہ ایسے اشخاص اپنے اس خرچ کو چھپاتے ہیں' چھپانے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ ظاہر ہو بھی جاتا ہے اور اللہ کی تقدیر اسے ظاہر کر دیا کرتی ہے بعض دفعہ اس لئے تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو۔ پس جب ان کو دیکھو تو ان پر رشک کرو۔ دوسرا ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ' دانائی اور علم و حکمت دی ہو جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو سکھاتا ہو۔ تو دانائی اور علم و حکمت کو بنی نوع انسان کے حق میں استعمال کرنا چاہئے اور یہ بھی ایک ایسا خرچ ہے جس کے نتیجے میں دانائی اور علم و حکمت میں ترقی ہوتی ہے۔ یہ خدا کے عطا کردہ مال کی طرح جو ہمیشہ بڑھتا ہے یہ بھی بڑھتی رہتی ہے اور جتنا بھی آپ بنی نوع انسان کی خاطر کچھ خرچ کریں یا جو کچھ آپ نے پایا ہے اس میں شریک کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس میں کمی نہیں آنے دے گا۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا بعض عطائی نسخے والے سینہ بسینہ لوگوں کی بھلائی کے راز لئے پھرتے ہیں اور چھپا کے رکھتے ہیں۔ یہ صرف مشرق کا حصہ نہیں مغرب میں بھی بہت بڑی بڑی کمپنیاں اسی جرم میں مبتلا ہوتی ہیں کہ وہ راز کی باتیں جس کے نتیجے میں ان کا کوئی مال دنیا میں شہرت پالیتا ہے اسے اتنی مضبوطی سے قفل بند رکھتے ہیں کہ کسی اور میں طاقت ہی نہیں ہوتی کہ اس کو پیش کر سکے حالانکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اور بھی رزق عطا کر دینا تھا لیکن اس طرف ان کی نظر نہیں جاتی۔

ہمارے ملک میں بھی ایسے لوگ ہیں کوئی نسخہ ہی ہاتھ آگیا تو سنبھال سنبھال کے رکھتے ہیں۔ مجھے ملنے والے دلچسپ خطوں میں سے بعض ایسے خط بھی ہوتے ہیں کہ یہ نسخہ اب ہم آپ کو بتا رہے ہیں اسے احتیاط سے استعمال کریں لیکن دنیا کو کانوں کان خبر نہ ہو کہ اتنا عظیم الشان نسخہ میرے ہاتھ آگیا ہے۔ میں ان کے نسخے رد کر دیا کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں اللہ نے مجھے تم سے بہت بہتر نسخے عطا فرمائے ہیں جنہیں میں کھل کر دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہوں' ذرہ بھر بھی کنجوسی نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں میرا علم کم نہیں ہو رہا' بڑھ رہا ہے۔ اور ایسے خدا کے بندے جو اپنے علوم کے نتیجے میں بعض راز پا جاتے ہیں وہ مجھے کھل کے لکھتے ہیں اور کہتے ہیں بے شک اس کا اشتہار عام دیں یہ بنی نوع انسان کی ملکیت ہے۔ مجھے ایسے احمدی چاہئیں اور انہی کا ذکر ملتا ہے (-) کہ اپنی حکمت کو بے باک لوگوں کے لئے استعمال کرو' کبھی کم نہیں ہو گی۔ (-)

(خطبہ جمعہ 2 جنوری 1998ء)

مکرم ماسٹر اللہ دتہ صاحب سیالکوٹی کا بیان ہے کہ 1900 یا 1901ء کا واقعہ ہے کہ میں دارالامان میں موجود تھا۔ ان دنوں ایک نواب صاحب حضرت (امام جماعت) الاول کی خدمت میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جن کے لئے ایک الگ مکان تھا ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے جن میں ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کا منشا ہے کہ آپ ان کے ہمراہ تشریف لے جائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے۔ اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار (بیت الذکر) میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) تشریف لائے تو انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے لیکن مولویصاحب کے وجود سے یہاں ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے قرآن و حدیث کے درس دیتے ہیں اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔

اس دن عصر کے بعد درس قرآن مجید دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا "مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے اور وہ یہ کہ میں ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت اس قسم کا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہیں کرے گا۔"

(سیرت المہدی جلد سوئم ص 170)

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا سچا شخص دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔"

(ترجمہ از حمامۃ البشریٰ ص 16)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ برطانیہ 98ء پر معزز مہمانوں کی تقاریر

مسٹر ٹام کاکس- ممبر برطانوی پارلیمنٹ

○ برطانوی پارلیمنٹ کے رکن محترم ٹام کاکس صاحب نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1998ء کے دوسرے روز یکم اگست 1998ء کو دوسرے سیشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے پہلے اور تلاوت و نظم کے بعد حاضرین جلسہ سے حضور ایدہ اللہ کی موجودگی میں خطاب فرمایا۔ آپ نے انگریزی میں خطاب کیا جس کا اردو ترجمہ بعد ازاں امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے سنایا۔

محترم ٹام کاکس صاحب نے فرمایا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بہت ہی عظیم انسان ہیں۔ میں آپ کو کئی سالوں سے جانتا ہوں اور میری آپ سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ میں آپ کی نوازشات مہمان نوازی اور حسن سلوک سے ہمیشہ بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ مجھ سے بہت ہی شفقت کا سلوک کرتے ہیں۔ آپ اس ملک (برطانیہ) میں اور ساری دنیا میں غیر معمولی فرد ہیں۔ آپ کے حسن سلوک کی یادیں میری زندگی میں ایک خزانے کی طرح محفوظ ہیں۔ آج یہ موقع ہے کہ میں اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس شخص کے بارے میں جس کا نام مرزا طاہر احمد ہے آپ کو تفصیل سے بتا سکوں۔ آپ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کو کمال ذہانت سے نوازا گیا ہے۔ آپ کو دنیا کے علوم و فنون سے بھی آگاہی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں علم اور تجربہ حاصل ہے۔ آپ ایک عظیم عالمی فلاسفر شاعر اور طبیب بھی ہیں۔ آپ بلاشبہ علم کا ایک انسائیکلو پیڈیا ہیں۔ ایک گہرے سمندر کی طرح آپ علم سے معمور ہیں۔ آپ ان بڑے (دین حق کے پیروکار) فلاسفر اور علماء کی طرح ہیں جو گیارہویں صدی میں ہوئے۔ جن کی مثال ابن سینا ہیں۔ آپ کو جو علم عطا کیا گیا ہے وہ زندگی کے ہر شعبے پر محیط ہے۔ آپ کو دین کی تعلیمات پر ایک عظیم الشان عبور حاصل ہے۔ ایسی تعلیمات جو قرآن کے مطابق ہیں۔ عزت مآب۔ میرے محترم آپ نے بہت سوچ سمجھ کر اپنے علم کا اظہار اپنی کتب کے ذریعے کیا ہے۔ ان میں سے تازہ کتاب جس کا نام الہام، علم عقل اور سچائی ہے۔ اس کو پڑھیں تو آپ پر ایسے جذبات طاری ہوتے ہیں جن کا بیان بھی آسان نہیں۔ آپ کے بارے میں اس کتاب کے ذریعے ایک عجیب و غریب تصور آپ کے علم کا قائم ہو جاتا ہے۔ آپ نے آج کی زندگی اور کل کی آنے والی زندگی کے مسائل کا حل دین کے ذریعے پیش کیا ہے۔ اس میں انسانیت کا فہم بھی ہے۔ مساوات کا دخل بھی اور انصاف کا ذکر بھی۔ آپ نے بتایا ہے کہ دین میں قطعاً کوئی جبر نہیں۔ دین کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ وہ عمل کرے یا قبول کرے یا نہ کرے۔ یہ رواداری کی وہ تعلیم ہے جو انسان کی بقا کے لئے بے حد ضروری ہے۔ آج دنیا میں جو منافرت اور نفرت پھیلی ہوئی ہے وہ اسی کے ذریعہ دور ہو سکتی ہے۔ یہ ایک ایسی تعلیم ہے، ایسی خوبصورت تصویر ہے جو دین ہی پیش کر سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ بات دنیا کے نقشے پر نظر نہیں آتی۔

عزت مآب۔ آپ نے جو تعلق الہام اور عقل کا بیان کیا ہے یہ اتنا گہرا مضمون ہے کہ اس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ سوال ہزاروں سال سے زیر بحث تھے مگر ان سے کچھ حاصل نہیں ہو سکا۔ دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں نے انتہائی کوشش سے یہ سوال سمجھانے کی کوشش کی ان میں عیسائی یہودی سبھی شامل تھے لیکن کچھ حاصل نہیں ہو سکا۔ آپ نے دین کی جو صحیح تعلیم پیش کی ہے وہ اتنے اعلیٰ رنگ میں بیان ہوئی ہے کہ کسی سوال کا جواب تشنہ نہیں رہنے دیا۔ اس کتاب میں آپ نے دنیا کی ایک دیرینہ ضرورت کو بہت احسن رنگ میں پیش کر دیا ہے۔ اور ہر پہلو سے بیان کر دیا ہے۔ صحیح قرآنی تعلیم کے بارے میں اس کتاب میں آپ نے جو دلائل پیش کئے ہیں ان کو پڑھ کر کوئی شخص دہریہ نہیں رہ سکتا۔ میں اس مختصر وقت میں کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ اس کتاب میں جو سب سے اچھی بات مجھے نظر آئی وہ یہ ہے کہ اس میں آپ نے قرآنی تعلیم کی گہرائیوں میں جھانکنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ یہ باتیں ایسے انداز سے بیان کی گئی ہیں کہ کوئی انسان ان کو رد نہیں کر سکتا۔ یہ ایک انعام ہے جو اللہ کسی کسی کو دیتا ہے۔ اس کو آپ وحی و الہام بھی کہہ سکتے ہیں۔

میں اس امر کے بیان میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا کہ یہ انعام جو اللہ دیتا ہے آج کی دنیا میں آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے الہام الٰہی کا انعام عطا کیا ہے۔

میں آپ کو کئی سالوں سے جانتا ہوں۔ میں بہت وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آج آپ ہی وہ واحد شخص ہیں جن کو دینی تعلیم کا پرنس کہا جا سکتا ہے۔ میں اس کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں کئی سال سے جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ ہر دفعہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوتی ہے۔ میں اپنی طرف سے اپنے ملک کی طرف سے تہنیت اور نیک تمناؤں کا پیغام آپ کو پہنچاتا ہوں۔

حضور عزت مآب۔ میں آپ کی خدمت میں ہر طرح سے اپنا تعاون پیش کرتا ہوں اور اپنی اس خوش قسمتی پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں کہ جو اس کتاب کو دیکھنے پڑھنے اور اس کے بارے میں واقفیت حاصل ہونے سے مجھے ملی ہے۔

آخری روز کے مہمان

مقررین

○ جلسہ سالانہ برطانیہ 1998ء کے آخری روز آخری سیشن شروع ہونے سے پہلے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے چند مہمان مقررین کو موقعہ دیا کہ وہ سٹیج پر تشریف لا کر اپنے جذبات و خیالات کا اظہار کریں۔

نمائندہ غانا

○ غانا کے نمائندہ نے کہا میں پیدائشی احمدی ہوں۔ اس سال مجھے غانا کے وفد میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ میں اپنی قوم کی طرف سے آپ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ ہمارے ملک میں مذہبی رواداری ہے اور کسی مذہب کی تعلیم پر عمل کرنے میں کوئی مشکل حائل نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کی غانا میں بہت قدر ہے۔ جماعت کی تعلیم اور احمدیوں کے اخلاق کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہے۔ جماعت احمدیہ غانا میں بہت اہم خدمات بجا لا رہی ہے۔ سکول اور ہسپتال قائم ہیں جو اتنے مقبول ہیں کہ ہمسایہ ممالک سے لوگ علاج کرانے کے لئے ہمارے ہسپتالوں میں آتے ہیں۔ ہمارے ملک میں امن و امان قائم ہے اور ملک ترقی کے راستے پر گامزن ہے یہ سب کچھ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے لئے آپ بھی دعائیں جاری رکھیں خدا کرے کہ احمدیت جلد جلد ترقی کرے اور احمدیت کی برکتوں سے ہمارا سارا ملک بھر جائے۔

مقامی سرے کاؤنٹی کی کونسلر مسز کمیلا انگلس

○ محترمہ مسز کمیلا انگلس نے کہا کہ میں آپ کو دو پیغامات دینا چاہتی ہوں۔ ایک تو یہ کہ آپ نے مجھے جلسے میں شامل ہونے کی جو دعوت دی ہے اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس سے پہلے بھی ہمیں شمولیت کے پیغامات ملتے رہتے ہیں اور ہم جماعت احمدیہ کی تقاریب میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اسلام آباد سرے کا سب سے خوبصورت مقام ہے۔ میرے حلقہ میں امن، محبت، ہمسایوں سے حسن سلوک کی جو روایات آپ نے قائم کی ہیں میں ان کی تعریف کرتی ہوں اس علاقہ کے خوبصورت مناظر ایسے ہیں کہ آنے والی نسلیں بھی ان سے لطف اندوز ہوتی رہیں گی۔ مجھے آپ سب کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ کے رضاکارانہ کام بے حد قابل تعریف ہیں۔ ہم میں سے بہت لوگ ان خیالات کی تائید کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ سب اور جو لوگ دور دور سے یہاں آئے ہیں ان کا آنا بہت فائدہ مند ہو گا اور اس کے مبارک نتائج برآمد ہوں گے۔

لارڈ میئر بریڈ فورڈ مسٹر ٹونی ملر

○ بریڈ فورڈ کے لارڈ میئر مسٹر ٹونی ملر نے کہا ہے کہ مجھے انتہائی مسرت ہے کہ میں اپنی بیگم کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ اس جماعت میں رنگ و نسل کا کوئی امتیاز نہیں۔ احمدیہ جماعت کے لوگ ہمیں بہت پسند ہیں۔ یہ اپنی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ میں بہت اہم خدمات بجا لا رہی ہے۔ میں بریڈ فورڈ کے لوگوں کی طرف سے آپ کے لئے خیر سگالی کا پیغام لایا ہوں۔ بریڈ فورڈ کی جماعت سے مجھے بہت تعلق ہے۔ بریڈ فوڈ کے علاوہ بھی سارے ملک میں جہاں جہاں احمدی موجود ہیں وہ مقامی طور پر اہم خدمات میں مصروف رہتے ہیں۔

سویڈن کے نمائندہ رابرٹ کیلے

○ سویڈن کے نمائندہ جناب رابرٹ کیلے اپنی ذاتی حیثیت میں تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے تو میں آپ کی جماعت اور آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ چند سال پہلے جب میں کالمار کا میئر تھا ان دنوں میں نے کالمار میں حضرت صاحب سے ملاقات کی اور میں آپ سے بہت متاثر ہوا۔ میں نے حضور کے ساتھ انسانی حقوق اور امن کے موضوعات پر بہت مفید باتیں کیں۔ سویڈن ایک بہت اہم ملک ہے۔ اس ملک میں ڈاکٹر عبدالسلام نے نوبل انعام حاصل کیا وہ پہلے (دین حق کے پیروکار) سائنسدان تھے جنہوں نے نوبل انعام حاصل کیا۔ وہ ایک احمدی تھے۔ یہ بات آپ کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی قابل فخر ہے۔ میں سیاستدان ہوں۔ میں نے مختلف سطحوں پر مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ اقوام متحدہ میں بھی میں بہت لوگوں سے ملا ہوں۔ میں لوکل اتھارٹی کا ممبر ہوں اور یورپی یونین کے لئے اپنے ملک کا نمائندہ بھی ہوں۔ ہمارے ملک میں آزادی اور جمہوریت ہے۔ ہم جہاں بھی جاتے ہیں مذہبی رواداری کی بات کرتے ہیں۔ افریقہ اور بعض دیگر ممالک میں احمدیت کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ ان کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ جمہوریت وہی ہے جس میں دوام ہو اور جو جمہوریت کے اصولوں پر قائم رہے۔

نمائندہ جرمنی مسٹر گرون

○ وقت کی کمی کی وجہ سے جرمنی کے نمائندہ مسٹر گرون کو محض ایک دو منٹ کا وقت دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لئے اور آپ کی جماعت کے لئے خیر سگالی کے جذبات لایا ہوں۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی ہے۔ میں آپ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ مذہبی رواداری کی جو تعلیم دیتے ہیں اس کی دنیا کو بہت ضرورت ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بلایا۔ اور یہاں آکر مجھے حضرت صاحب سے ملاقات کا ایک اور موقع میسر آیا۔ میں اس اعزاز پر بھی آپ کی جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں بریڈ فورڈ کے لارڈ میئر اور سویڈن کے نمائندہ حضرت صاحب کے لئے تحفے بھی لائے تھے جو حضور ایدہ اللہ نے ان تقاریر کے بعد تشریف لا کر وصول فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ - ملک منصور احمد عمر صاحب

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری

سیرت کے چند پہلو

سیرت کے یہ واقعات "ابوالعطاء جالندھری" مؤلفہ محمد افضل ظفر صاحب سے لئے گئے ہیں۔

بلادِ عربیہ کیلئے سفر کے دن کی یاد میں

حضرت مولانا فرماتے ہیں۔

"آج 13۔اگست 1974ء ہے۔ آج سے تنتالیس برس پیشتر 13۔اگست 1931ء کو یہ عاجز قادیان سے (دعوت الی اللہ) کی غرض سے فلسطین کے لئے روانہ ہوا تھا میری زندگی میں یہ ایک خاص دن تھا میری عمر اس وقت 27 سال تھی حضرت مولانا جلال الدین صاحب مرحوم کی جگہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے بلاد عربیہ کے لئے انچارج مربی نامزد فرمایا تھا میں اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کو دیکھتا تھا تو مجھے خوف محسوس ہوتا تھا کہ میں کس طرح ان کی قائم مقامی کا حق ادا کر سکوں گا، لیکن اس خیال سے کہ خلیفہ وقت ایدہ اللہ کا انتخاب ہے۔ آپ مجھے دعاؤں سے رخصت فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ضرور حاصل ہوگی اطمینان تھا۔

13۔اگست 1931ء کو روانگی کا دن تھا اس تیاری کے لئے کافی دنوں سے تگ و دو شروع تھی۔ اسی دوران میں ایک دن بعض اشیاء کی خرید کے لئے لاہور گیا ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث لاہور میں کالج میں پڑھا کرتے تھے ان سے ابتداء سے ہی میرے مخلصانہ تعلقات تھے۔ نماز جمعہ میں ملاقات ہوئی تو احمدیہ ہوسٹل ساتھ لے گئے رات وہاں بسر کی۔ پر لطف گفتگو کے دوران ایک بات آپ نے یہ فرمائی کہ ہمارے (مربیان) قادیان سے روانگی کے وقت روتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں۔ خدمت دین کے لئے جانے کی سعادت پر خوشی خوشی جانا چاہئے اسی سلسلہ میں مجھے کہا کہ میں آپ کی روانگی کے وقت وہاں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ آپ کس حالت میں قادیان سے روانہ ہوتے ہیں جب روانگی کا دن (13۔اگست 1931ء) آیا تو صبح سے ہی خاص کیفیت تھی۔ دعاؤں کی طرف بہت توجہ تھی۔ (بیوت الذکر) میں اور متبرک مقامات پر جا کر دعا کی میری والدہ صاحبہ مرحومہ زندہ تھیں۔ بیوی اور بچے اور بھائی بہن بھی تھے۔ سب سے مل کر رقت کی کیفیت میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچا۔ احباب الوداع کہنے کے لئے موجود تھے ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی اپنے خدام کو جو دعوت الی اللہ کے لئے بیرون ملک میں جاتے تھے الوداع کہنے کے لئے اور ان کی واپسی پر انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے ازراہ شفقت و محبت ریلوے اسٹیشن پر تشریف لاتے تھے۔ جب ریل جاری نہ ہوئی تھی تو آپ قادیان کے مغربی جانب موڑ تک قریباً پون میل کے فاصلہ پر مربیان سلسلہ کو رخصت فرماتے تھے۔ 13۔اگست 1931ء کو حضور ریلوے اسٹیشن پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنی خاص دعاؤں کے ساتھ اس خادم کو الوداع فرمایا مجھے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بات یاد تھی چنانچہ میں نے عزم کر رکھا تھا کہ اسٹیشن پر آنکھوں میں آنسو نہ آئیں۔ اس پر مجھے قدرے کامیابی حاصل ہوئی۔ مجھے یاد ہے کہ ریل کی عین روانگی کے وقت ملنے والے آخری شخص محترم صاحبزادہ صاحب تھے۔ انہوں نے معانقہ کرتے ہوئے میرے کان میں کہا "بڑے پکے نکلے ہو۔ روئے نہیں ہو" گاڑی جونہی قادیان کے گرد گھومتی ہوئی روانہ ہوئی تو جدائی کا پورا تصور سامنے آیا۔ تو جذبات بے قابو ہو گئے۔ اور آنکھوں سے آنسوؤں کا دھارا رواں ہو گیا۔ دعائیں کرتے ہوئے سفر جاری رکھا۔ بٹالہ، امرتسر اور لاہور میں احباب جماعت اسٹیشنوں پر الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ رات لاہور میں بسر کی۔ اور علی الصبح کراچی کے لئے روانہ ہوا مختلف اسٹیشنوں پر احباب دعاؤں کے ساتھ محبت سے نمناک آنکھوں سے رخصت کرتے تھے۔ ریل کے دوسرے مسافر اس منظر کو دیکھ کر بہت متاثر ہوتے رہے اور دعوت الی اللہ کے مواقع پیدا ہوتے رہے۔ (صفحہ 137)

محبت رسول

آپ کو نبی اکرم ﷺ سے جو محبت تھی اس کا پرتو آپ کی زندگی کے تمام پہلوؤں سے واضح اور عیاں ہے آپ قرآن کریم کے قاری تھے آپ اپنا اکثر وقت قراءت قرآن کریم میں گزارتے۔ سفر و حضر میں جو جو حصے یاد ہوتے تھے ان کا دور کرتے رہتے۔ آپ کے بہنوئی مکرم جناب محمد حنیف صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شادی کے سلسلہ میں بھائی جان (محترم مولانا) کے ساتھ سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ سارا راستہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے اور ادعیہ رسول کا ورد کرتے رہے۔ آپ اکثر تسبیحات پڑھتے رہے۔

آپ کی بہو مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد بیان کرتی ہیں کہ ابا جان (محترم مولانا) رمضان شریف میں اتنی کثرت سے تلاوت قرآن کریم کیا کرتے تھے کہ آپ اپنے آرام کے مقررہ وقت کا بیشتر حصہ بھی اسی میں صرف کر دیتے اور ہمیں آپ کی صحت کے متعلق فکر ہونے لگتا۔

آپ کو قرآن مجید سے جو عشق اور محبت تھی اس کا اندازہ آپ کے رمضان کے درسوں سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ آپ ہر رمضان میں نظارت کے ماتحت قرآن کریم کا درس دیتے۔ آپ نہایت سوز سے تلاوت کلام پاک فرماتے۔ آپ نے محلہ میں بھی درس قرآن کریم کا اہتمام کر رکھا تھا اور اپنے گھر میں مستورات کے لئے باپردہ درس قرآن کریم کا اہتمام کیا۔ (صفحہ 213)

آسمانی رہنمائی

مکرم محمد امداد الرحمٰن صاحب صدیقی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلہ دیش بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بات نظام خلافت کے متعلق چل پڑی تو مولانا نے فرمایا "کہ بے شک خلیفہ خدا بناتا ہے۔ ظاہراً لوگ انتخاب کرتے ہیں لیکن خدا ان کے دلوں میں ڈال دیتا ہے کہ فلاں کو منتخب کرنا ہے۔ مجھے خلافت ثالثہ کے انتخاب سے دو روز قبل ہی یہ بتا دیا گیا تھا کہ ووٹ کس کو دینا ہے۔ اور کس نے خلیفہ منتخب ہونا ہے۔" (صفحہ 215)

میں خدا کی راہ میں جا رہا ہوں

آپ کے بہنوئی مکرم محمد حنیف صاحب مرحوم دار العلوم شرقی نے بیان کیا کہ ایک دفعہ قادیان میں میری بہن (مولانا کی پہلی بیوی) سخت بیمار تھیں۔ لیکن اس وقت نظارت کی طرف سے مولانا کو یہ چٹھی موصول ہوئی کہ فلاں فلاں جگہ مناظرے ہیں آپ فوراً پہنچیں۔ اب ایک طرف فرض تھا اور حکم تھا دوسری طرف رفیقہ حیات کی موت و حیات کا معاملہ۔ چنانچہ آپ کبھی اپنی بیوی کو دیکھتے اور کبھی اس چٹھی کو۔ بالآخر آپ نے نمناک آنکھوں سے یہ کہا کہ میں خدا کی راہ میں جا رہا ہوں۔ دعا کروں گا۔ انشاء اللہ، اللہ صحت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آپ مناظرہ کے لئے چلے گئے۔ (صفحہ 216)

قبولیت دعا

مکرم محمد نصر اللہ صاحب آف لاٹھیانوالا تحریر فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ شدید بیمار ہو گیا۔ گلہ اور منہ اندر سے زخمی ہو گیا۔ بالکل کچھ کھا پی نہ سکتا تھا۔ بخار بھی نہ اتر رہا تھا۔ میں گھر لاٹھیانوالہ ہی تھا وہاں سے مولانا کی طرف ایک دعائیہ خط لکھا۔ جس میں اپنی ساری کیفیت تحریر کی۔ جب خط مولانا صاحب کو پہنچا تو آپ نے جواباً جو چٹھی لکھی اس میں تحریر فرمایا کہ میں نے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ منظور فرمائے گا۔ اور مجھے پکی امید ہے کہ جب یہ خط پہنچے گا اس وقت تک اللہ کے فضل سے آپ کی طبیعت نسبتاً ٹھیک ہو چکی ہو گی۔ اور آپ کھانے پینے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہ خط میرے ایک دوست کو ملا جس نے دو دن کے بعد عید الفطر کے دن مجھے دیا۔ عید الفطر سے ایک دن قبل میں نے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی۔ بخار بھی اترتا محسوس ہوا اگلے روز عید الفطر کے دن میں نے غسل بھی کیا اور بھوک سے تنگ آکر کھانا کھانا شروع کیا تو گلے میں کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی حتیٰ کہ میں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اس اثناء میں میرے دوست نے مولانا کی چٹھی دی۔ جسے پڑھ کر میرے آنسو جاری ہو گئے اور مولانا کے حق میں دعا کے لئے ہاتھ بے اختیار اٹھ گئے۔ (صفحہ 222)

شفقت

آپ کے ایک شاگرد بیان کرتے ہیں۔

ایک دفعہ کلاس میں پڑھانے کے دوران آپ نے فرمایا کہ مجھے تو ایسے طلباء اچھے لگتے ہیں جو مجھ سے ایک ذاتی گہرا اور بے تکلفی کا تعلق قائم کر لیتے ہیں اور فرمایا کہ ہم تو اپنے استاد حضرت مولوی روشن علی صاحب سے اس قدر بے تکلف تھے کہ اکثر ان سے قرض بھی مانگ لیا کرتے تھے۔ اور آپ بلا کسی سوال کے پوچھنے کے رقم دے دیا کرتے تھے۔ تین چار دن کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور دس روپے بطور قرض مانگے۔ آپ نے رقم دے کر فرمایا تمہیں یہ رقم کیوں چاہئے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا حضرت مولوی روشن علی صاحب آپ سے یہ سوال کیا کرتے تھے۔ تو خوب ہنسے اور فرمایا تم میرا امتحان لینے آئے ہو۔ میں نے رقم واپس کی تو فرمایا۔ اسے چائے وغیرہ میں استعمال کر لو۔ (صفحہ 233)

بیری کی مثال

مولوی عبد المنان صاحب بیان کرتے ہیں۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کلاس میں ہمیں نصیحت فرماتے کہ جب کوئی بات یا کوئی مسئلہ سمجھ نہ آئے تو بغیر جھجک کے دریافت کر لینا چاہئے کیونکہ استاد کی مثال اس بیری کی طرح ہوتی ہے کہ جس پر سے بعض بیر تو پک کر خود بخود گر پڑتے ہیں اور بعض جھاڑنے پڑتے ہیں۔ پس بعض مسائل کے عقدے سوال کرنے پر ہی کھلتے ہیں۔ (صفحہ 246)

نماز تہجد

مولوی عبد المنان صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب باقاعدگی سے نماز تہجد ادا فرماتے تھے جو ہم نوجوانوں کے لئے اس سلسلہ میں بہترین نمونہ تھے۔ جب میں لائل پور میں مربی سلسلہ تھا تو آپ میرے پاس بھی تشریف لایا کرتے تھے ایک رات ہم آدھی رات سے بھی زائد عرصہ تک باتیں کرتے رہے پھر ہم سو گئے۔ میں نے دل میں گمان کیا کہ آج مولانا صاحب نماز تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکیں گے۔ مگر جب تہجد کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ آپ بڑی رقت سے نماز تہجد ادا کر رہے ہیں۔ (صفحہ 247)

باقی صفحہ 1 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

صوبہ سرحد کی پانچ خوبصورت وادیاں

پاکستان میں شمالی علاقے اپنی خوبصورتی اور خوشگوار موسم کے باعث (بالخصوص گرمیوں میں) نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ پہاڑ چشمے دریا پہاڑوں میں راستے‘ سبزہ‘ درخت‘ پہاڑوں کی ڈھلوانوں اور چوٹیوں پر مکان‘ بہتے ہوئے پانی ایک عجیب دلفریب منظر پیش کرتے ہیں اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے اور اس کی تسبیح زبان پر جاری ہو جاتی ہے۔

صوبہ سرحد کا شمالی نصف حصہ پانچ خوبصورت وادیوں پر مشتمل ہے۔

(1) کاغان (2) انڈس (3) سوات (4) دیر (5) چترال پانچ دریائی وادیاں ہیں۔ افغان پٹھانوں کا یہ علاقہ اپنے دامن میں ایک دلچسپ تاریخ لئے ہوئے ہے۔ یہ قوم جنگجو‘ آزاد‘ خود مختار اور سرحدوں کی حفاظت کرنے میں اول نمبر پر ہے۔

انگریزوں نے 1901ء تک پنجاب سے اس صوبے کا انتظام چلایا اور 1893ء میں افغانستان کے ساتھ برٹش انڈیا کی سرحد متعین کی گئی جسے سر مورٹیمر ڈیورنڈ (Sir Mortimer Durand) (جو برٹش انڈیا کے فارن سیکرٹری تھے) کے نام پر ڈیورنڈ لائن Durand Line کہا جاتا ہے۔ اس ڈیورنڈ لائن کے دوران ہی حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب جو علاقہ خوست کے باکمال بزرگ اور پیر تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی سے متعارف ہوئے اور بنوں کے مقام پر انہیں بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک کتاب پیش کی گئی جسے پڑھ کر آپ پر حقیقت کھل گئی اور جس ہستی کے آپ منتظر تھے اس کو پالیا اور آپ اس سے ایسے وابستہ ہوئے اور ایسی قربانی دی کہ سب سے آگے نکل گئے۔

افغانستان کا جنوبی مشرقی علاقہ اور پاکستان کا شمال مغربی علاقہ قدیم سے پٹھانوں کا وطن تھا تاہم 1893ء میں انگریزوں نے ڈیورنڈ لائن کے ذریعے متحدہ ہندوستان کو افغانستان سے الگ کر دیا قیام پاکستان پر شمال مغربی علاقے نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ یہ علاقہ انگریزوں کے ہی زمانے سے ہی قبائلی علاقوں (Tribal Area) اور آباد علاقوں (Settled Area) کی شکل میں رہا ہے پاکستان کا صوبہ سرحد افغانستان کی حدود کے ساتھ گیارہ سو کلومیٹر (680 میل) تک پھیلا ہوا ہے اور اس کا صدر مقام پشاور ہے جو دریائے کابل اور دریائے سوات کے پانی سے سیراب ہوتا ہے کبھی یہ علاقہ قندھارا کی بادشاہت میں شامل تھا اور آثار قدیمہ کے کئی مقامات اب بھی اس دور کی یادگار ہیں۔ صوبہ سرحد کا دارالحکومت پشاور ہے۔ پشاور کی بنیاد دو ہزار سال قبل رکھی گئی تھی سولہویں صدی میں مغلوں کی آمد سے پشاور کی اہمیت بڑھ گئی اور لگائے گئے درختوں اور باغات کے باعث یہ شہر پھولوں کے شہر میں تبدیل کر دیا گیا۔ سرحد کا شمالی علاقہ سیاحوں کے لئے جنت کی حیثیت رکھتا ہے تقریباً پونے دو سو کلومیٹر کے نصف قطر میں آٹھ ہزار میٹر (26 ہزار فٹ) بلند چوٹیاں اور ایک سو ایک سات ہزار میٹر (23 ہزار فٹ) بلند چوٹیاں اس علاقے کے پہاڑوں پر پائی جاتی ہیں۔ (یہ بلندی سطح سمندر سے اوپر شمار کی جاتی ہے)۔

زبردست سرسبز و شاداب وادیاں‘ چشمے اور تیزی سے بہتے ہوئے دریا اور صاف اور خوشگوار ہوا سارے علاقے میں دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ پشاور کے جنوب میں نیم صحرائی علاقہ ہے جس میں کھلے برف پوش میدان‘ پہاڑ اور آبپاشی سے سیراب یافتہ نخلستان اور چمن ہیں۔ گرم اور شمالی اور جنوبی وزیرستان وغیرہ کے قبائلی علاقے سرحد کے صوبے کا تقریباً نصف رقبہ گھیرے ہوئے ہیں۔ پنجاب اور سرحد کی حد فاصل زیادہ تر دریائے سندھ ہے۔

سرحد صحیح رنگ میں چار موسموں کا علاقہ ہے گرم موسم گرما اور یخ موسم سرما‘ کھلتا ہوا بہار کا موسم اور خوبصورت آبشاریں دلکش منظر پیش کرتی ہیں جون اور جولائی میں خاصی گرمی ہوتی ہے تاہم دسمبر‘ جنوری فروری سخت سرد مہینے شامل ہوتے ہیں۔

آثار قدیمہ والوں نے قندھارا تہذیب اور مغل فن تعمیر اور برطانوی طرز کے ڈھانچے اور نئے فن تعمیر کے شاہکاروں کی نشاندہی کی ہے بدھ مت کے مجسمے‘ مغلیہ دور کے قلعے اور شاندار عمارات اور جرنیلی سڑک بہترین. فن تعمیر کے ادوار کی یاد تازہ کرتے ہیں بہترین تہذیبیں اور جنگجو لوگوں کی آمد نے نہ صرف اس خطہ ارض کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے بلکہ اس کی تاریخ سازی میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

ان علاقوں کی سیر و سیاحت کے سلسلہ میں ذیل میں کچھ معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

(1) وادی کاغان

وادی کاغان ضلع ہزارہ کے شمال مشرق میں واقع ہے اور پہاڑوں‘ وادیوں‘ جھیلوں‘ آبشاروں اور گلیشیئرز وغیرہ کی وجہ سے جنت کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ یہ وادی 155 کلومیٹر تک وسیع ہے اور سطح سمندر سے 2133 میٹر سے لے کر 4145 میٹر تک بلندی پر ہے۔ مئی سے ستمبر تک سیر و تفریح کے لئے یہ بہت موزوں جگہ ہے جولائی کے نصف سے لے کر ستمبر تک ناران سے آگے بابو سر پاس تک جا سکتے ہیں ورنہ موسم سرما میں برف باری کی وجہ سے یہ راستہ بند ہو جاتا ہے۔ کاغان وادی بلند پہاڑی چوٹیوں سے آگے بند ہے تاہم جیپ کے ذریعے یہاں سے وادی گلگت تک جا سکتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جو ساحل سمندر سے 4145 میٹر بلند ہے اور بابو سر پاس کہلاتی ہے یہاں سے ساری وادی کا نظارہ کیا جا سکتا ہے بلکہ یہاں 8125 میٹر بلند نانگا پربت کی جھلک بھی پڑتی ہے۔ ناران کے قریب جھیل سیف الملوک قابل دید ہے یہ جھیل ساحل سمندر سے 3200 میٹر بلند ہے۔ کاغان میں راولپنڈی اسلام آباد اور پشاور سے بذریعہ سڑک بآسانی جا سکتے ہیں۔ ایبٹ آباد (جو کہ اسلام آباد سے 116 کلومیٹر اور پشاور سے 217 کلومیٹر ہے) پہنچ کر آپ مانسہرہ چلے جائیں۔ مانسہرہ سے بٹراسی کے رستے آپ گڑھی حبیب اللہ جائیں گے گڑھی حبیب اللہ دریائے کنہار کے کنارے واقع ہے یہاں ایک نیا پل بنایا گیا ہے اگر پل پار کریں تو آپ مظفر آباد (آزاد کشمیر) کی طرف جا رہے ہوں گے اور اگر سیدھے آگے چلتے آئیں تو ایبٹ آباد سے 72 کلومیٹر دور بالاکوٹ کا مقام آتا ہے جسے کاغان کی وادی کا Gate Way کہا جا سکتا ہے بالاکوٹ سے جیپ پر ناران بلکہ آگے تک راستہ جاتا ہے۔ یہ سڑک دریائے کنہار کے ساتھ ساتھ جاتی ہے۔

(2) وادی انڈس (سندھ)

وادی سندھ (انڈس) کے بیان میں شاہراہ ریشم (قراقرم روڈ یعنی K.K.H) بہت اہمیت کی حامل ہے جو تھاہ کوٹ (Thahkot) کے پاس دریائے سندھ کو عبور کر کے دریائے سندھ کے ساتھ اوپر کی طرف جاتی ہے اور قراقرم پہاڑی سلسلوں میں سے گزرتی ہوئی کوہستان‘ گلگت اور ہنزہ جیسی مشکل گزرگاہوں کو کاٹتی ہوئی خنجراب Khunjerab تک پہنچ جاتی ہے جس کے آگے چین کی سرحد آ جاتی ہے جہاں صوبہ سنکیانگ Xinjiang شروع ہوتا ہے۔ 774 کلومیٹر قراقرم ہائی وے (K.K.H) تقریباً بیس سالوں میں تیار ہوئی جسے پاکستان آرمی اور چین کے پندرہ ہزار نفوس نے تعمیر کیا۔ 408 نفوس کو اس کی تعمیر کے دوران موت کا پیالہ پینا پڑا۔ ساری دنیا کے ٹورسٹ اب اس سڑک کے ذریعے وادی سندھ‘ گلگت‘ ہنزہ اور چین کی برف پوش سرحد پر سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں۔ قراقرم ہائی وے کے رستے جانے کے علاوہ اسلام آباد سے گلگت تک جہاز پر نہایت تھوڑے داموں سفر کیا جا سکتا ہے اور پھر وہاں سے بذریعہ سڑک آسانی سے رات ہنزہ یا گلمٹ یا پسو (Passu) رہ کر آگے چین کی سرحد تک پہنچا جا سکتا ہے۔ دنیا کی 14 پہاڑی چوٹیاں جو 8000 میٹر (تقریباً 26250 فٹ) بلند ہیں ان میں سے چار چوٹیاں قراقرم سلسلہ کوہ میں پائی جاتی ہیں۔ قراقرم پر گلیشیئر‘ وادی ہنزہ‘ وادی سکردو قابل دید ہیں۔

(3) وادی سوات

یہ وادی زمانہ قدیم میں اڈیانہ (Udayana) یعنی باغ کے نام سے ہندو لٹریچر میں موسوم ہے۔ یہاں سکندر اعظم نے جنگیں لڑی تھیں اور پاکستان کے میدانی علاقوں میں داخلے کے لئے یہاں فتوحات حاصل کی تھیں۔ بدھ مت کی تہذیب اس وادی میں سالہا سال تک زندہ رہی جس کے آثار مجسموں کی شکل میں اب بھی نمایاں ہیں۔ محمود غزنوی اور مغل بادشاہ ظہیرالدین بابر اور اکبر اعظم نے بھی یہاں جنگیں لڑیں۔

وادی سوات 10360 مربع کلومیٹر رقبے پر پھیلی ہوئی ہے جہاں درجہ حرارت 7 ڈگری سنٹی گریڈ سے 21 ڈگری سنٹی گریڈ تک شمار کیا گیا ہے سارا سال سیاح یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ سیدو شریف کا میوزیم آثار قدیمہ کی کئی یادیں رکھتا ہے۔ سیدو شریف‘ مینگورا‘ مرغزار‘ باغ ڈیری‘ مدین‘ بحرین اور کالام وغیرہ وادی سوات کے مشہور مقامات ہیں۔ اسلام آباد اور پشاور سے بآسانی بسوں پر وادی سوات جا سکتے ہیں۔ اسلام آباد اور پشاور سے P.I.A کی پروازیں بھی سوات جاتی ہیں۔

(4) وادی دیر

مالاکنڈ ایجنسی کے دائیں طرف مڑیں تو سوات آ جاتا ہے بائیں طرف مڑیں تو دیر کا ضلع شروع ہوتا ہے۔ دیر کا ایک مشہور شہر چک درہ ہے جو دریائے سوات کے کنارے واقع ہے اور پشاور سے 130 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہاں پر مغلیہ دور کی یادگار ایک قلعہ ہے۔ قلعہ سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ایک میوزیم بھی ہے۔ دیر کا ایک پرانا تاریخی گاؤں اچھ (Uchh) ہے جو چک درہ سے تمرگڑھا کی طرف 10 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے نور محل یہیں واقع ہے جہاں کئی تبرکات جیسے آنحضرت ﷺ کے بال مبارک اور حضرت علیؓ اور امام حسینؓ کی بعض چیزیں منسوب کی جاتی ہیں۔ دیر کا شہر ایک بڑا تجارتی مرکز ہے یہاں کے چاقو اور خنجر بہت مشہور ہیں۔ دیر پہنچنے سے تھوڑا پہلے ایک سڑک مشرق کی طرف مڑتی ہے جہاں دیر کوہستان واقع ہے یہ سوات کی مغربی توسیع ہے۔ دیر کوہستان کی سرسبز وادی سو کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے پہاڑ گنجان جنگلات سے بھرے ہوئے ہیں۔ دیر اور چترال کی حد پر لوواری سرنگ Lowari Tunnel ہے جو نومبر سے مئی تک بھاری برف باری کی وجہ سے بند رہتی ہے۔ یہ جگہ 3200 میٹر بلند ہے۔

(5) وادی چترال

وادی چترال سطح سمندر سے 1127 کلومیٹر (3800 فٹ) بلندی پر واقع ہے۔ خوبصورت پہاڑوں‘ چشموں اور خوبصورت نظاروں کی وجہ سے چترال دلکش سیرگاہ ہے پشاور سے چترال تک جہاز کے راستے 50 منٹ صرف ہوتے ہیں ہندوکش کی بلند ترین چوٹی ترچ میر (Trich Mir) جو 7787 میٹر (یعنی 25‘550 فٹ) بلند ہے اس وادی کی رونق ہے۔ یہ وادی 321 کلومیٹر (200 میل) میں پھیلی ہوئی ہے۔

چترال میں کالاش کی وادیاں کافر کالاش قبائل کی آماجگاہ ہیں یہ بہت پرانے مذہب کی حامل ہیں۔ چترال کی مشہور گیم پولو ہے۔ چترال جانے کے لئے بذریعہ سڑک پشاور سے بھی جا سکتے ہیں۔ یہ سڑک مالاکنڈ‘ دیر اور لوواری

باقی صفحہ () پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق محمود سدھو

کب آنکھ سے آنسو بہتے ہیں

انسانی زندگی میں دکھ اور سکھ ساتھ ساتھ ہیں مگر جب دونوں میں سے کوئی بھی اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو اس کا اظہار آنکھیں آنسو بہا کر کرتی ہیں جبکہ چہرہ آنسوؤں کی موجودگی میں دکھ اور سکھ کی کیفیت کو عیاں کر دیتا ہے۔ آنسو دکھ کے ہوں یا سکھ کے ان حالات میں سکون و راحت پہنچاتے ہیں۔ مگر کچھ آنسو آنکھ میں مٹی کے ذرات' کیمیائی مادے' تیز روشنی یا اس قسم کی کسی اور چیز کے داخل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے آنسو آنکھ کی صفائی اور حفاظت کے لئے ہوتے ہیں تاکہ کسی بھی بیرونی چیز کے اثر کو زائل کر سکیں۔ اس کے علاوہ ایسے آنسو بھی ہوتے ہیں جو ہر وقت خارج ہوتے رہتے ہیں مگر آنکھ سے بہہ نہیں پاتے۔ یہ آنکھ کو نم رکھتے ہیں۔ پلکوں یا پپوٹوں (Eye Lids) کے جھپکنے سے ساری آنکھ میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں لیکن اگر خراش یا جذباتی معاملات ہوں تو ان کے پیدا ہونے کی شرح بڑھ جاتی ہے اور آنکھ سے بہہ نکلتے ہیں۔

آنکھ ایک مضبوط ہڈی کے دائرے میں موجود ہوتی ہے اور اوپر والی سطح پر پپوٹے اور پلکیں اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس کے کنارے پر چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں جنہیں (Eye Lashes) یعنی پلکیں کہتے ہیں۔ ان بالوں کی جڑوں میں موجود غدود چکنا مادہ خارج کرتے رہتے ہیں جو آنسوؤں کو کچھ حد تک باہر خارج ہونے سے روکے رکھتا ہے۔ ہر انسان ایک منٹ میں تقریباً 20 مرتبہ پلکیں جھپکتا ہے۔ پلک جھپکنا آنکھ کی صفائی کے لئے ضروری ہے۔ اگر آنکھ میں مٹی یا کسی اور چیز کا ذرہ یا تیز روشنی داخل ہو جائے تو پلکیں فوراً بند ہو جاتی ہیں یہ دراصل آنکھ کی حفاظت کرتی ہیں۔ آنکھ کی بالائی جانب بادام کی شکل کے غدود موجود ہوتے ہیں جنہیں لیکریمل (Lacrimal) غدود کہتے ہیں۔ یہ آنسو پیدا کرتے ہیں۔ اس غدود سے بہت سی نالیاں آنکھ کی اوپر والی سطح پر کھلتی ہیں جن کے ذریعے آنسو آنکھ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ روتے روتے آنسوؤں کے ساتھ ناک کا بہنا بھی ایک عام سی بات ہے۔ آنکھ کے اندرونی کونے سے آنسو ایک نالی کے ذریعے ناک میں داخل ہو جاتے ہیں جس سے ناک بہنا شروع ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے اندر آنسوؤں کی باریک سی تہہ ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اس تہہ کے اوپر تیل نما مادے کی تہہ ہوتی ہے جو آنسوؤں کو بخارات میں تبدیل ہونے سے روکتی ہے یہ تیل نما تہہ بالوں کی جڑوں میں غدودوں سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ مقدار میں آنسوؤں کو یہ تہہ روک نہیں سکتی جس سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

آنسو کیمیائی اعتبار سے نمکین ہوتے ہیں کیونکہ ان میں نمک کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ آنسو جراثیم سے پاک ہوتے ہیں۔ ان میں جراثیم کو ہلاک کرنے کے لئے خامرے (Enzyme) ہوتے ہیں جنہیں لائی سوزائم (Lysozyme) کہتے ہیں۔ ہوا میں موجود جراثیم آنکھ میں داخل ہوتے ہی ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجموعی طور پر آنسوؤں میں 98% پانی' 0.67% پروٹین' 0.67% خوردنی نمک' 0.03% یوریا اور کچھ مقدار شکر' پوٹاشیم اور امونیا وغیرہ کی ہوتی ہے۔

آنسوؤں کو عام طور پر اعصابی نظام کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے بعض لوگوں میں آنسوؤں کو روکنے یا نہ بہانے کی صلاحیت دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق عورتیں عام طور پر مردوں سے پانچ گنا زیادہ روتی اور چیختی چلاتی ہیں۔ دراصل رونے کی طبعی وجوہات تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ رونے چیخنے' چلانے کا تعلق ثقافت اور تہذیب سے بھی ہے۔ کیونکہ بعض علاقے کے مرد آزادانہ رو سکتے ہیں اور بعض علاقوں میں رونا کمزوری کی علامت سمجھا جاتا ہے اس لحاظ سے اس کا تعلق انسان کی نفسیات سے بھی بن جاتا ہے۔ انتہا درجے کی ہنسی جس میں شدید جذبات شامل ہوں بھی آنسو پیدا کر دیتی ہے جو ان شدید جذبات میں انسان کو پرسکون (Relax) کرتی ہے۔ ایسی شدید ہنسی جو جسم میں کھلبلی مچادے یا جسم کو جھنجھوڑ دے جسم کے مختلف عضلات کو متحرک کرتی ہے۔ ان میں خاص طور پر پیٹ کے عضلات کا کھچاؤ' چہرے اور آنکھوں کے عضلات میں کھچاؤ' بولنے کی طاقت میں کمی سانس لینے میں دشواری' ہچکی کا محسوس ہونا' دل کی دھڑکن کا تیز ہونا اور انسان کے تمام اندرونی عضلات کو تحریک وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں بھی مجموعی طور پر آنسو پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

مجھے بشارت ملی ہے

مولانا غلام باری صاحب سیف فرماتے ہیں۔

ایک بار میں احمد نگر کسی جلسہ کے لئے گیا۔ میرے ساتھ میرے ایک سینئر رفیق کار بھی تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے پیغام بھجوایا کہ جاتے وقت مجھے مل کر جانا چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے محترم استاد حضرت مولوی صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے کتنے بچے ہیں۔ میں نے عرض کیا صرف لڑکیاں ہی ہیں۔ اس وقت میرے اس ساتھی نے ایک چبھتا ہوا فقرہ کہا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ اگلے روز حضرت مولوی صاحب خود مجھے ملے۔ اور بڑے پیار سے رازدارانہ انداز میں فرمایا کہ اس وقت مجھے تمہارے اس دوست کے فقرے سے بڑی تکلیف ہوئی تھی۔ چنانچہ میں نے خدا سے بہت دعا کی۔ اور مجھے یقین ہے یا آپ نے فرمایا کہ مجھے بشارت ملی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نرینہ اولاد عطا فرمائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا ڈاکٹر عبدالخالق جو اس وقت فضل عمر ہسپتال میں ہیں) عطا فرمایا۔ عبدالخالق جب بھی حضرت مولوی صاحب سے ملتا تو آپ فرماتے تم تو میری دعاؤں کا نتیجہ ہو۔ (صفحہ 252)

امامت سے عشق

مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد قادیان لکھتے ہیں۔

ربوہ میں قیام کے دوران میں نے دیکھا ہے کہ نماز عصر کے بعد جب سیدنا حضرت مصلح موعود کچھ دیر کے لئے بیت میں تشریف فرما ہوتے تو محترم مولانا صاحب موصوف حضور کے قریب دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے۔ ان کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ریشمی رومال ہوتا جسے وہ حضور کے چہرہ مبارک کے پاس آہستہ آہستہ جھلتے جاتے تاکہ حضور کے قریب مکھیاں نہ آنے پائیں۔ اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوتا جیسے حضرت مولانا صاحب پروانہ احمدیت ہیں اور شمع خلافت پر فدا ہونے کے لئے بے قرار ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اطاعت و فدائیت خلافت اور خدمت و اشاعت دین میں صرف کیا۔ آپ کی زندگی جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے ایک نیک نمونہ تھی۔ (صفحہ 254)

طلب علم

ڈاکٹر محمد جلال شمس لکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم کے مطابق دارالرحمت غربی میں ترجمۃ القرآن کلاس کا افتتاح ہونا تھا۔ جناب پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب نے حضرت مولانا سے افتتاحی کلمات ارشاد فرمانے کی درخواست کی۔ نماز عصر کے بعد حضرت مولانا نے مختصر سا خطاب فرمایا اور قرآن مجید کا ترجمہ نہ جاننے والے احباب کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ میرا خیال تھا کہ حضرت مولانا موصوف اپنی گوناگوں مصروفیتوں کی بناء پر تقریر کے فوراً بعد رخصت ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ تو سادہ سی ترجمہ کی کلاس ہے اور حضرت مولانا جیسے مفسر قرآن اور عالم بے بدل کے معیار سے بہت نیچے ہے۔ لیکن میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب کہ حضرت مولانا تقریر کے بعد وہیں بیٹھ گئے اور کلاس میں شامل ہو کر قول و فعل میں مطابقت کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔ صفحہ 259)

الفرقان سے پیار

مکرم محمد منظور صادق صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت مولانا کے فرزند برادرم عطاء المجیب راشد ایم۔ اے نے جو تعلیم الاسلام کالج میں طالب علمی کے دور میں ہمارے ساتھ تھے ایک امتحان میں حسب معمول یونیورسٹی میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا تو حضرت امام جماعت الثالث نے جو اس وقت کالج کے پرنسپل تھے۔ ان کے میڈل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مذاقاً فرمایا کہ دیکھنا یہ کہیں اباجی کو نہ دے دینا وہ اسے "الفرقان" میں لگا دیں گے۔ احباب جانتے ہیں کہ ماہنامہ الفرقان حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی ادارت میں شائع ہونے والا جماعت کا ایک ممتاز اور مشہور علمی و دینی رسالہ تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس جملہ سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مولانا کو اس خالصتاً دینی اور جماعتی رسالہ سے کس قدر پیار تھا کہ وہ اپنا سب کچھ اس کے لئے قربان کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ (صفحہ 264)

چین امریکہ تعلقات

1971ء تا 1998ء

- امریکی صدر نکسن نے سب سے پہلے چین سے دوستی کی طرف قدم بڑھایا۔
- مارچ 1971ء۔ امریکہ نے چین کے سفر پر پابندی ختم کر دی۔
- 15- جولائی 1971ء امریکی صدر نکسن نے چین کے خلاف 21 سالہ تجارتی پابندیوں کو ختم کر دیا۔
- 25- اکتوبر 1971ء۔ چین نے اقوام متحدہ میں نشست سنبھال لی۔
- فروری 1972ء۔ صدر نکسن نے چین کا دورہ کیا۔
- مئی 1973ء۔ امریکہ اور چین کے دارالحکومتوں میں لیزان دفاتر کھل گئے۔
- جنوری 1979ء۔ دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو گئے۔ ڈنگ زیاپنگ نے امریکہ کا دورہ کیا۔
- مارچ 1979ء۔ لیز ان دفاتر کی بجائے دونوں ملکوں کے سفارت خانے کھل گئے۔
- فروری 1989ء۔ امریکہ صدر جارج بش نے چین کا دورہ کیا۔
- جون 1989ء۔ چین میں ہنگاموں کے بعد صدر بش نے تجارتی پابندیاں لگا دیں۔
- مئی 1994ء۔ بل کلنٹن نے چین کے ساتھ تجارتی روابط بحال کر دیئے۔
- نومبر 1997ء۔ چینی صدر جیانگ نے امریکہ کا دورہ کیا۔
- جون 1998ء۔ امریکی صدر بل کلنٹن کا دورہ چین۔

(جنگ میگزین 19- جولائی 1998ء)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

Lowari Pass سے گزرتی ہے اور 227 میل کا فاصلہ بنتا ہے۔

چترال جانے کے لئے ایک راستہ گلگت سے بھی ہے جو 252 میل (405 کلومیٹر) بنتا ہے۔

ان وادیوں کے علاوہ شمال کا مشہور ترین علاقہ درہ خیبر ہے۔ اکثر بڑے بڑے فاتح اور مہاجر جو وسطی ایشیا میں آئے وہ انہی رستوں سے آئے۔ افغانستان بلکہ مغرب سے مشرق کی طرف آنے کا قدیم سے یہی معروف راستہ ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 28- اگست 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔

1-00 رات۔ فرام دی آرکائیوز۔ تقریر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جلسہ سالانہ 1965ء۔ ربوہ۔

1-55 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔

3-00 رات۔ عربی سیکھئے۔

4-55 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔

5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔

6-20 صبح۔ کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔

7-00 صبح۔ اردو کلاس۔

8-05 صبح۔ عربی زبان سیکھئے۔

8-20 صبح۔ سالانہ تقریری مقابلہ اور تقسیم انعامات جامعہ ربوہ۔

8-55 صبح۔ ہومیو پیتھی کلاس۔

10-55 صبح۔ یسرنا القرآن کلاس۔

11-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام کوئز پروگرام۔ ناصرات الاحمدیہ و اطفال احمدیہ۔

11-40 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی نمائش نصرت جہاں اکیڈیمی۔ ربوہ

12-05 دوپہر۔ فرام دی آرکائیوز۔ تبرکات۔ تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ جلسہ سالانہ ربوہ 1965ء۔

12-40 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔ امام صاحب کے ساتھ۔

1-45 دوپہر۔ اردو کلاس۔

2-50 بعد دوپہر۔ کمپیوٹرز سب کے لئے۔ منصور احمد ناصر۔

4-50 سہ پہر۔ نظم۔ درود شریف۔

5-00 سہ پہر۔ خطبہ جمعہ۔ 98-8-21 جرمنی۔

6-05 شام۔ ڈاکومنٹری۔ سندھ کے تاریخی مقامات۔

6-40 شام۔ فرنچ بولنے والے احباب سے ملاقات۔

7-45 رات۔ لقاء مع العرب۔

8-50 رات۔ خطبہ جمعہ۔ جرمنی۔ 98-8-21۔

10-40 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 29- اگست 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ کلاس نمبر 103۔

1-10 رات۔ طبی معاملات۔ ڈاکٹر مجیب الحق صاحب کے ساتھ۔

1-40 رات۔ خطبہ جمعہ جرمنی 98-8-21۔

2-50 رات۔ حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔

4-30 رات۔ چلڈرنز کلاس نمبر 103۔

5-05 صبح۔ لقاء مع العرب۔

6-05 صبح۔ خطبہ جمعہ 98-8-21 جرمنی۔

7-10 صبح۔ اردو کلاس۔

8-15 صبح۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔ حضرت صاحب کی ملاقات۔

10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر کلاس نمبر 103۔

11-20 دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات 95-1-27

12-20 دوپہر۔ درس ملفوظات۔ جمال الدین شمس صاحب۔

12-40 دوپہر۔ طبی معاملات۔ ڈاکٹر مجیب الحق کے ساتھ۔

1-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔

2-10 دوپہر۔ اردو کلاس۔

3-15 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ ملک صلاح الدین صاحب قادیان کے ساتھ ایک ملاقات۔

4-35 سہ پہر۔ ڈینش زبان سیکھئے۔

6-05 شام۔ جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء کے متعلق تاثرات۔

7-20 رات۔ جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء سے حضرت صاحب کا اختتامی خطاب۔

9-30 رات۔ جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء کے متعلق باتیں۔

10-25 رات۔ اردو کلاس۔

11-30 رات۔ جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء سے حضرت صاحب کا اختتامی خطاب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 30- اگست 1998ء

1-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ کوئز قرآن کریم۔ ربوہ

2-15 رات۔ چلڈرنز کلاس۔

3-15 رات۔ ڈینش زبان سیکھئے۔

5-00 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ کوئز قرآن کریم۔ ربوہ۔

5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔

6-15 صبح۔ جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء سے حضرت صاحب کا اختتامی خطاب۔

8-00 صبح۔ ڈینش زبان سیکھئے۔

9-00 صبح۔ چلڈرنز کلاس۔

11-00 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ کوئز قرآن کریم۔ ربوہ۔

11-15 دوپہر۔ خطبہ جمعہ 98-8-21۔ جرمنی۔

12-20 دوپہر۔ مجلس سوال و جواب۔ 91-12-21 قادیان میں۔

1-55 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔

2-50 دوپہر۔ اردو کلاس۔

4-40 سہ پہر۔ چینی زبان سیکھئے۔

7-05 شام۔ حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔

8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔

9-10 رات۔ البانین اور بوسنین احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی مجلس سوال و جواب جرمنی۔

10-40 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز محمد اکرم ابن مکرم محمد انور قریشی صاحب (مربی سلسلہ) نائب ناظر بیت المال آمد اڑھائی ماہ سے ٹائیفائڈ کے بعد شدید کمزوری میں مبتلا ہے۔

○ مکرم مسعود احمد صاحب باجوہ معلم اصلاح و ارشاد کی اہلیہ کے پتہ میں پتھری کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم نعیم طاہر سون مربی سلسلہ حافظ آباد شہر کی بھتیجی عزیزہ وردة عابد کے دل میں سوراخ ہے۔ بچی کی حالت تشویش ناک ہے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ عزیزہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔

○ مکرم محمد بشیر صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر دل کے 'عارضہ' ہائی بلڈ پریشر اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔

○ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد ڈرائیور ایوان محمود کے پتہ کا اپریشن مورخہ 98-8-23 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم فقیر محمد عاصی صاحب سیکرٹری مال گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے مثانہ کی پتھری اور غدود کا اپریشن گوجرانوالہ کے پرائیویٹ کلینک میں ہوا ہے۔

احباب سے ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

○ موصی کے لئے لازم ہوگا کہ وہ سالانہ فارم اصل آمد حسب نمونہ جدول (ج) پر کر کے دفتر کو بھجوائے۔ فارم جدول (ج) نہ آنے کی صورت میں صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ وہ مناسب تنبیہ کے بعد موصی کو بقایا دار قرار دے کر موصی کے خلاف مناسب تادیبی کارروائی کرے جو منسوخی وصیت بھی ہو سکتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ پراویڈنٹ فنڈ کا وہ حصہ جس پر حصہ وصیت ادا نہ کیا گیا ہو اور وہ موصی کی وفات کے بعد اس کے پسماندگان کو ملے وہ موصی کا ترکہ شمار ہوگا اور اس پر حصہ وصیت واجب الادا ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکتا ہو تو حسب ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت اور مہلت حاصل کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ اگر موصی کی اپنی جائیداد میں اس کے ورثاء کی طرف سے کوئی ایسا اضافہ عمل میں آئے جو دراصل موصی کا نہ ہو تو موصی کے لئے لازم ہوگا کہ

(ا) اس کی قبل از وقت اطلاع دے کر دفتر سے اجازت حاصل کرے۔

(اا) یہ بیان دے کر وہ معین اضافی جائیداد اس کی وفات کے بعد ورثاء میں تقسیم نہ ہوگی۔

(ااا) اور ایسے بیان پر حتی الامکان اپنے ورثاء کے دستخط کرائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنی جائیداد کی تفصیل کی اطلاع ہر پانچ سال بعد فارم حسب نمونہ جدول (ج) دفتر کو دے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک چند حصہ آمد ادا نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ مجلس کارپرداز کی سفارش پر ایسی وصیت منسوخ کر دے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ

قائم شدہ 1958ء

قند شفاء نزلہ، زکام اور فلو کے لئے جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر۔ فوری تیاری اور فوری اثر

حب سعال کھانسی خشک اور تر کے لئے چوسنے کی بہترین گولیاں۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

☎: 211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 26- اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 سنٹی گریڈ
27- اگست غروب آفتاب 6-41
28- اگست طلوع آفتاب 5-38

عالمی خبریں

افغانستان نے مذاکرات کی امریکی پیشکش ٹھکرا دی ہے۔ افغان سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ میزائیلوں کے حملے کے بعد بات چیت کے لئے کچھ باقی نہیں رہا۔ گفتگو کے تمام امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ ایک اعلیٰ امریکی افسر نے کہا کہ امریکہ ہمیشہ طالبان سے بات چیت کا خواہش مند رہا ہے۔ جمعرات کو افغانستان پر حملے کے بعد امریکی حکام نے طالبان حکومت سے رابطہ کر کے مذاکرات کی پیشکش کردی تھی۔ اسامہ کی طرف سے جوابی حملوں کی دھمکی کے بعد امریکی حکومت مذاکرات چاہتی ہے۔

نیویارک کی ایک عدالت نے اسامہ بن لادن پر فرد جرم عائد کردی ہے۔ یہ کارروائی اسامہ کو گرفتار کر کے امریکہ لانے کے لئے شروع کی گئی ہے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ایک حملے پر بات ختم نہیں ہوئی۔ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔ ریڈیو پر امریکی قوم سے خطاب میں انہوں نے کہا کہ عوام کو توقع رکھنی چاہئے کہ دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم تمام ذرائع بروئے کار لائیں گے۔

طالبان کے سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ ہم بدکار صدر سے مذاکرات نہیں کرسکتے۔ امریکی حکومت کی پیشکش کے جواب میں افغان سربراہ نے اپنی یہ شرط پیش کی ہے کہ کلنٹن کو صدر کے عہدے سے برطرف کر کے سنگسار کیا جائے۔

امریکہ اسامہ کی گرفتاری کے لئے طالبان کو پرکشش پیکیج دے گا۔ ایک غیر ملکی اخبار نے بتایا ہے کہ پاکستان کی خفیہ ایجنسی نے اسامہ کا طالبان سے تعارف کروایا۔ اسامہ نے طالبان کو 30 لاکھ ڈالر دیئے۔ افغانستان اور سوڈان میں امریکہ نے جو جنگ چھیڑی ہے وہ لمبی مدت تک لڑی جائے گی۔

عراق نے کہا ہے مسلمان متحد ہو جائیں۔ امریکہ کے خلاف جہاد کا وقت آ گیا ہے۔ بین الاقوامی برادری عربوں اور مسلمانوں سے مل جل کر امریکی اور اسرائیلی مفادات پر حملوں کا پروگرام طے کرے۔ امریکہ مجرم اور اس کا صدر جھوٹا ہے۔

سلامتی کونسل میں امریکہ کی سبکی ہوگئی۔ امریکہ نے تحقیقاتی کمیشن سوڈان بھیجنے سے بھی انکار کردیا۔ سوڈان کی شکایت پر غور کے دوران بحث میں تلخی پیدا ہوگئی۔ اور امریکی ویٹو کا خطرہ بھانپ کر سلامتی کونسل کے صدر نے کونسل کا اجلاس ہی ملتوی کردیا۔ امریکی سفیر نے بار بار کہا کہ امریکہ نے کوئی غلطی نہیں کی لیکن ہم تحقیقات کرانے کے لئے بھی تیار نہیں۔ سوڈان نے کہا کہ فیکٹری کی تباہی سے جو مالی نقصان ہوا ہے وہ بھی کروڑوں ڈالر کا ہے۔ امریکہ کے اقدام کی شدید مذمت کی جائے اور نقصان کا ازالہ کیا جائے۔

سابق وزیراعظم سمیت ترکی کے مسلم لیڈروں پر 40 لاکھ کی خورد برد کے الزامات کی تحقیقات شروع ہوگئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

کراچی میں دہشت گردوں نے 5- افراد ہلاک کردیئے۔ کورنگی میں 2- افراد کو قتل کرنے سے پہلے اغوا کیا گیا۔ پی آئی اے کا ملازم اور ایک شہری نامعلوم افراد کی گولیوں کا نشانہ بنے۔ کھوکھراپار میں ہوائی فائرنگ ہوئی۔

اے این پی کے اجمل خٹک نے کہا ہے کہ ہم پنجاب سے پیار کرتے ہیں۔ کالاباغ ڈیم نہیں بننے دیں گے۔

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ پاک امریکہ تعلقات میں ناہمواری آچکی ہے۔ نیوکلیئر اور سلامتی سے متعلق تمام امور پر امریکہ چین اور جی ایٹ ارکان سے صلاح مشورے کر رہے ہیں۔ سی ٹی بی ٹی پر تعمیری مذاکرات جاری رکھیں گے۔

حکومت پنجاب نے آٹے کی قیمت میں ایک روپیہ کمی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس پر حکومت کے ڈیڑھ ارب روپے خرچ ہوں گے۔

حکومت نے قومی معاملات پر اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دے دی ہے۔ وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے سینٹ میں کہا کہ حکومت نے افغانستان پر حملے کی مذمت کی ہے۔ وزیراعظم نے امریکی انتظامیہ کو اپنی تشویش سے آگاہ کردیا ہے۔ دفتر خارجہ کا پہلا بیان غلط تھا۔

ایم کیو ایم کے وزراء نے استعفے دینے کا فیصلہ 24 گھنٹوں کے لئے موخر کردیا ہے۔ وزراء نے اپنے استعفے رابطہ کمیٹی کو پیش کردیئے ہیں۔ منگل کو سارا دن اجلاس ہوتا رہا۔ ایم کیو ایم نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر شکایت کے ازالہ کے لئے مدت کا تعین کریں۔ تاہم حکومت سے علیحدگی کا فیصلہ حتمی ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175